# INTERNATIONAL RESEARCH JOURNAL OF ARABIC AND ISLAMIC STUDIES

The International Research Journal of Arabic and Islamic Studies is an international, peer-reviewed, open access, academic journal. It is also the world's most widely read journal in the field of Arabic, Islamic and Middle Eastern Studies.

The main aim of the journal is to promote the study of history, language, literature and culture through the publication of research articles in the field of Arabic, Islamic and Middle Eastern Studies.

Chief Editor: **Dr. Lubna Farah**
ISSN P: **2789-4002**
ISSN E: **2789-4010**
Frequency: **Bi Annual**
Publisher: **Right Educational and Academic Learning**

Articles sent for publication in International Research Journal of Arabic and Islamic Studies go through an initial editorial screening followed by a double-blind peer review. The Editorial Board of the Journal is responsible for the selection of reviewers based on their expertise in the relevant field. All the papers will be reviewed by external reviewers (from outside the organization of journal).


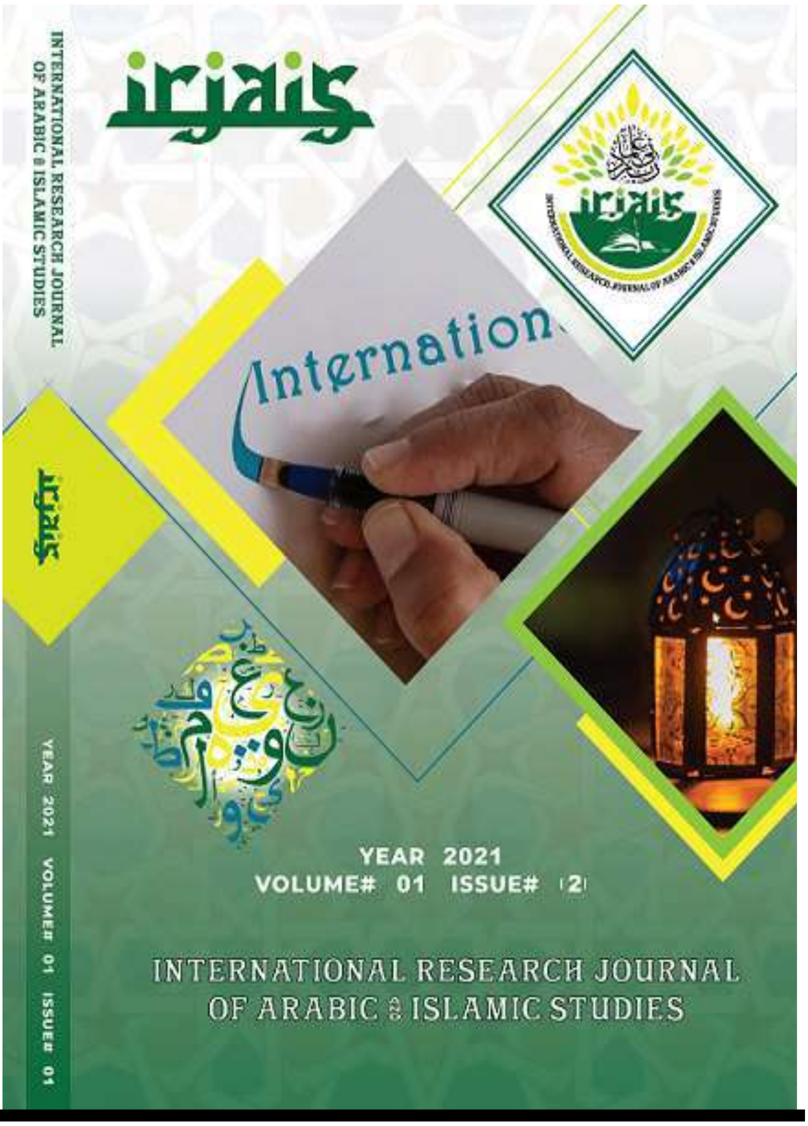


## TOPIC

**پروفیسر ظفر اقبال سیالکوٹی کے تیار کردہ مصحف ”عکسی تجویدی قرآن مجید“ کا علمی جائزہ**

SCIENTIFIC REVIEW OF THE PICTORIAL TAJWEEDI QURAN PREPARED BY PROF. ZAFAR IQBAL SIALKOTI.

## AUTHORS


**محمد عمران رضا طحاوی**، پی ایچ ڈی سکالر، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

**ڈاکٹر زینت ہارون**، ایسوسی ایٹ پروفیسر یونیورسٹی آف کراچی


## HOW TO CITE


Muhammad Imran Raza Tahavi, & Dr. Zeenat Haroon. (2021). SCIENTIFIC REVIEW OF THE PICTORIAL TAJWEEDI QURAN PREPARED BY PROF. ZAFAR IQBAL SIALKOTI.: پروفیسر ظفر اقبال سیالکوٹی کے تیار کردہ مصحف ’’عکسی تجویدی قرآن مجید‘‘ کا علمی جائزہ. International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, 1(2), 50–65. Retrieved from https://irjais.com/index.php/irjais/article/view/12

# پروفیسر ظفر اقبال سیالکوٹی کے تیار کردہ مصحف "عکسی تجویدی قرآن مجید" کا علمی جائزہ

# SCIENTIFIC REVIEW OF THE PICTORIAL TAJWEEDI QURAN PREPARED BY PROF. ZAFAR IQBAL SIALKOTI.

**محمد عمران رضا طحاوی**

پی ایچ ڈی سکالر، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

**ڈاکٹر زینت ہارون**

ایسوسی ایٹ پروفیسر یونیورسٹی آف کراچی

## Abstract:

*Undoubtedly, the Qur'an is the holy book of Allah Almighty, so there is nothing common with this book.The person who became attached to this scripture and who contributed to its service became special.One of these special people is Prof. Zafar Iqbal Sialkoti. Professor Zafar Iqbal served the Holy Quran in a very Nobel contribution.He first produced a copy of the Qur'an before the Partition of India in Lahore by Anjuman-e-Hamayat-e-Islam, which was later called the representative Mushaf version of the Government of Pakistan.Later, Professor Zafar Iqbal personally prepared a Mushaf, which he named Aksi Tajweedi Quran.In this Mushaf, you have specifically adhered to the principles of Ottoman ritual. And this Mushaf was confiscated phonetically, for which a special style of confiscation was adopted which we do not find in any other Mushaf before. Of course, this is a commendable work. His efforts were greatly appreciated.This Mushaf was completed in 1971 after almost 19 years of continuous hard work. And firstly printed by packages Pakistan.This Mushaf is undoubtedly a valuable asset for beginners.*

**Keywords:** Quran, Mushaf, Ottoman Rite, Seizure, Acoustic Principles, Art of Tajweed.

اس جہان رنگ وبو میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور یاد کی جانے والی کتاب قرآنِ مجید ہے۔لفظ قرآن کا ایک معنیٰ بھی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے اس کی وجہ یقیناًاس کا ہر قسم کی غلطی اور شائبے سے پاک ہونا ہے۔

" ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ " 1
ترجمہ "یہ وہ کتابِ ذیشان ہے جس میں کوئی شک نہیں۔"

**اس کی ایک شان منزل من اللہ اور مقدس ہونا ہے۔**

" تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳ " 2
ترجمہ "نازل کی گئی ہے تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔"
" لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝۷۹ " 3
ترجمہ "اسے نہیں چھوپاتے مگر پاک۔"

یہ کتاب مقدس اپنے نزول سے آج تک اسی طرح محفوظ ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے جمع کروایاُسی طرح رسول اللہ ﷺ نے امت کے لیے چھوڑا۔

" اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ " 4
ترجمہ:"بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیااور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔"

مقاصد رسالت میں تلاوت آیات کو تعلیم وکتاب وحکمت سے بھی مقدم رکھا گیاہے جو اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ تلاوت آیات ایک اہم حکم ہے۔

" رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ " 5
"اے پروردگار، ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرماجو ان کو تیری آیات پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔"

قرآن کریم ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ " 6
ترجمہ:"اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

رسول گرامی ﷺ قرآن کریم کو اچھے لحن میں تلاوت فرمایا کرتے اور اس کو پسند بھی فرماتے اکثر جگہ آیات پر وقف فرماتے۔
انس بن مالک کہتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
" رُبّ قاری للقرآن والقرآن یلعنہ " 7
"بہت سے قرآن کو پڑھنے والے ایسے ہیں جن پر قرآن لعنت کرتا ہے۔"

گویا قرآن پاک کو پڑھنے کے لیے کچھ اصول وضوابط ہیں تاکہ جس طرح منہ میں آئے پڑھتا چلا جائے۔ خاص طور پر عجمیوں کے لیے تو علوم القرآن میں علوم وضع کیے گئے ہیں تاکہ ہر ممکنہ غلطی سے قرآن کے قاری کو بچایا جاسکے۔ قرآن کریم اپنے قاری کو دنیا وآخرت میں عزت ومرتبہ عطا کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں قرآن کے پڑھنے والے کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور درجے چڑھتا جا: "اقراء وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند آخر آیۃ" 8 جو بھی اس کتابِ مقدّس یا اس سے متعلقہ کسی بھی علم سے وابستہ ہو جاتا ہے تو اس کی قدر و منزلت بھی بڑھ جاتی ہے۔ قرآنِ کریم کی تعریف وفضیلت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ امام ترمذی نے لکھا ہے:

« وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ».9

تمام کلاموں پر اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر فضیلت ہے۔

ایسے ہی تعلیم ومعلّمِ قرآن کریم کے متعلق نبی علیہ السلام نے فرمایا:

« عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ».10

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو (خود بھی) قرآن سیکھے اور (دوسروں کو بھی) سکھائے۔

قرآنِ کریم کی تعلیم کے دوران اور تعلیم کے بعد روزانہ تلاوت کے لئے کسی صحیح کتابت والے مصحف کی ضرورت ہر مسلمان کو پیش آتی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کتابت کی صحت قواعد الضبط، قواعد الرسم اور رموزِ اوقاف کی پابندی کے بغیر ممکن نہیں۔

ہمارے ملک "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں مصاحف کی تیاری میں بہت سے سرکاری وغیر سرکاری ادارے مصروفِ عمل ہیں۔ جن کا مقصد محض قرآن چھاپنا ہے۔ اس چیز سے انہیں کوئی غرض نہیں کہ ان کے تیار کردہ مصاحف معیاری بھی ہیں یا نہیں۔ بلکہ ان کے پاس ایسے ماہرین افراد ہی نہیں ہوتے جو مصحف کی تیاری میں متن کی پروف ریڈنگ کے وقت ان تمام امور کا خیال رکھ سکیں کہ ان کے تیار کردہ نسخے کے متن میں رموزِ اوقاف، قواعد الرسم اور قواعد الضبط کے اصولوں کی پابندی بھی کی گئی ہے یا نہیں۔ صرف یہی نہیں بعض ادارے تو طباعتِ قرآن کریم میں کاغذ بھی اس قدر ہلکا استعمال کرتے ہیں کہ وہ چند بار پڑھنے سے ہی خراب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سب کے باوجود کچھ لوگوں نے مصاحف کے معیار کی بہتری کے لئے انفرادی طور پر کوششیں کیں، جو تاریخ میں یاد رکھے جانے کے قابل ہیں۔ انہی خوش قسمت لوگوں میں ایک نام پروفیسر ظفر اقبال سیالکوٹی کا بھی ہے۔

آپ نے "عکسی تجویدی قرآنِ مجید" کے نام سے ایک مصحف تیار کیا جو دیگر پاکستانی مصاحف سے قدرے مختلف ہے۔ اس مصحف میں آپ نے رسمِ عثمانی کی پابندی کی ہے۔ جبکہ ضبط کے سلسلے میں آپ نے تجویدی اعتبار سے کچھ اضافے اور تبدیلیاں کیں، جو بلاشبہ ایک قابلِ تعریف کام ہے۔ اس کے علاوہ رموزِ اوقاف کے سلسلے میں آپ نے انجمن حمایتِ اسلام کے نسخے کو مدِّ نظر رکھا۔ جو کہ 1930ء میں انجمن میں بطورِ اعزازی سیکریٹری تالیف وطبع کمیٹی تقرّری کے بعد اپنی نگرانی میں آپ ہی نے تیار کروایا تھا۔ اور اس نسخہ کے رموز میں غالباً ترکی مصحف کی پیروی کی گئی ہے، کیونکہ اس زیرِ بحث نسخہ "عکسی تجویدی قرآنِ مجید" اور ترکی مصحف کے رموزِ اوقاف میں کافی زیادہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ چونکہ ظفر اقبال صاحب کا مصحف "عکسی تجویدی قرآنِ مجید" علمی حلقوں میں کافی تعریف اور اہمیّت کا حامل سمجھا جاتا ہے، اس لئے ہم نے ظفر اقبال صاحب کی تعلیمی خدمات بالخصوص ان کے نسخہ "عکسی تجویدی قرآن مجید" کی خصوصیات اور مختصر تاریخ ومراحلِ طباعت کا مطالعہ کر کے بین السطور اس کا تعارف کروانا بہتر خیال کیا۔

## پروفیسر ظفر اقبال کا مختصر تعارف

پروفیسر ظفر اقبال صاحب کا شماران شخصیات میں ہوتا ہے جو تعلیم و تدریس کو اپنا شوق بناتے ہیں اور پھر تعلیمی خدمات میں بہترین کردار نبھاتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے تعلیمی میدان میں قرآنِ کریم کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔ یہ شوق دراصل آپ کو خاندانی وراثت میں ملا تھا۔

### ولادت

پروفیسر ظفر اقبال صاحب 10 اور 11 شوال کی درمیانی شب 1314ء بمطابق 15 اور 16 مارچ کی درمیانی شب 1897ء سیالکوٹ کے محلہ کمہاراں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غلام قادر فصیح بن حافظ عبداللہ بن حافظ قائم الدین تھا۔ آپ کا ایک بھائی ڈاکٹر ریاض قدیر اور ایک بہن مریم تھی، جو دونوں آپ سے چھوٹے تھے۔ پروفیسر صاحب کے والد نے اپنے بچوں کو بہت ناز و نعم سے پالا۔ گھر میں چھ چھ نوکر تھے اس کے باوجود تربیت بہترین انداز میں کی۔ یہی وجہ ہے سنجیدگی اور وقار آپ کی شخصیت کا حصّہ تھا۔ پر اثر اور بامعنی گفتگو کرتے۔ بچپن سے ہی مطالعہ کے شوقین تھے۔ شروع سے ہی بڑے بااصول تھے۔

### تعلیم

قرآن پاک محلے کی مسجد میں پڑھنے کے بعد ابتدائی ریاضی اور اردو کے اسباق اپنے والد کے ملازم سیّد مراد شاہ سے گھر میں ہی پڑھے۔ پھر تیسری جماعت میں امریکن مشن ہائی سکول شہر سیالکوٹ میں داخل ہوئے۔ جہاں سے 1912ء میں میٹرک کا امتحان انگریزی، ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، فزیکل سائنس اور عربی کے مضامین کے ساتھ پاس کیا۔ 1912ء میں جب آپ دسویں کا امتحان دے رہے تھے تو آپ کے والد فصیح صاحب کی وفات ہوئی۔ پھر آپ کی والدہ بھولاں بی بی اپنے بچوں کو لے کر محلّہ کمہاراں سے اپنی بہن بھاگن کے ہاں میانہ پورہ میں آگئیں۔ اور بڑی خودداری سے اپنے بچوں کو پالا۔ اور بہترین تعلیم دلوائی جس کا شوق تو انہیں وراثت میں ہی ملا تھا۔ میٹرک میں نمایاں کامیابی کے بعد آپ نے "مرے کالج سیالکوٹ" میں سے 1914ء میں انگریزی، ریاضی، تاریخ اور عربی مامین کے ساتھ انٹر کا امتحان پاس کیا۔ 1916ء میں انگریزی، تاریخ اور عربی کے ساتھ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے ریواز ہاسٹل میں رہ کر بی۔ اے آنرز کا امتحان پاس کیا۔ 1918ء میں آپ نے ایم۔ اے عربی میں اسلامیہ کالج میں داخلہ لیا۔ 1920ء میں ایم۔ اے عربی پاس کیا۔ شادی اور لاہور منتقلی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کے تایا "میاں غلام علی" کی بیٹی "زبیدہ بیگم" سے آپ کی شادی کر دی گئی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد پروفیسر صاحب اپنی والدہ، بھائی، بہن اور بیوی کو لے کر لاہور منتقل ہو گئے۔

### اولاد

آپ کے پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹا بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔ باقی تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا نعیم اقبال ایم بی بی ایس ہوئے۔ ایک بیٹا وحید اقبال انجینئر، جبکہ سعید اقبال پی ایچ ڈی کر کے اسلامیہ کالج سول لائنز میں عربی کے پروفیسر ہوئے۔ ایک بیٹا سلیم اقبال فوج میں بھرتی ہوا اور ستمبر 1963ء کو ہوائی حادثہ میں جاں بحق ہو گیا۔

### وفات

1 شعبان 1405ھ بمطابق 5 مئی 1985ء فجر کی اذان کے وقت اتوار کے روز 91 سال کی عمر میں وفات پائی۔ (اِنّا للہ واِنّا اِلیہ راجعون)۔ حافظ ثناء اللہ نے جنازہ پڑھایا، اور میانی شریف کے قبرستان میں سپردِ خاک کئے گئے، جہاں پہلے ان کی بہن مریم، بیٹا سلیم اقبال اور والدہ مدفون تھیں۔

**اساتذہ**

سب سے پہلے آپ کے استاد "سیّد مراد شاہ" تھے، جو آپ کے والد غلام قادر فصیح کے ملازم تھے۔ آپ نے ان سے اردو اور ریاضی پڑھی۔ اس کے علاوہ ابو عبد اللہ مولانا غلام حسن سیالکوٹی، مولانا سیّد میر حسن، حافظ عبد المنّان وزیر آبادی، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا اصغر علی روحی، مولانا محمد رسول خان، مفتی محمد عبد اللہ ٹونکی، خان بہادر مولوی محمد شفیع، پروفیسر ایم۔ اے غنی بھی آپ کے اساتذہ رہے۔

**معاصر احباب**

شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال، علامہ صاحب سے پروفیسر صاحب کے خاندانی تعلقات بھی تھے۔ مولانا داؤد غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابو الاعلیٰ مودودی، مولانا ابو الحسن علی ندوی، مفتی محمد حسن، عبد اللہ یوسف علی، حافظ محمود شیرانی، مولانا محمد بشیر صدیقی، مولانا عبد العزیز میمن، پروفیسر حمید احمد خان، چوہدری محمد حسین، ابو الاثر حفیظ جالندھری، احمد شاہ پطرس بخاری، صوفی غلام مصطفیٰ تبسّم، سیّد محمد یعقوب شاہ، احمد دین اظہر سے آپ کے بہت اچھے مراسم تھے۔

**تدریسی خدمات**

پروفیسر صاحب کی تدریسی زندگی کو دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ آپ اس کام سے بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔ انہوں نے جس شوق و محنت سے اس کام کو شروع کیا وہ جذبہ تمام عمر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ قائم رہا۔ چنانچہ 1916ء میں آپ نے اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور میں بطورِ استاد ملازمت اختیار کی۔ 1922ء میں ایم بی ہائی سکول پنڈی گھیب میں بطور ہیڈ ماسٹر سرکاری ملازمت اختیار کی۔ دو سال بعد سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور تبدیل کر دیے گئے، جہاں انہوں نے ساڑھے بارہ سال گزارے۔ 1951ء میں گورنمنٹ کالج کیمبلپور (اٹک) میں پرنسپل کا چارج سنبھالا۔

**انتظامی خدمات**

پروفیسر صاحب اپنی ملازمت کے دوران تدریسی اداروں کے علاوہ کئی انتظامی اداروں سے بھی منسلک رہے۔ مختلف اداروں سے آپ کی وابستگی مختلف حیثیتوں سے رہی۔ مگر ہر ادارے کی بہتری اور ترقّی کے لئے آپ نے پوری ایمانداری، خلوص اور لگن سے کام کیا۔ آپ میں انتظامی صلاحیتیں بھرپور تھیں، اس لئے جب بھی کسی ادارے سے منسلک ہوئے اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے آپ نے 1930ء میں انجمن حمایتِ اسلام میں بطورِ اعزازی سیکریٹری تالیف و طبع کمیٹی خدمت انجام دی۔ اسی دوران **آپ نے انجمن کی طرف سے قرآنِ کریم کا ایک منفرد نسخہ پہلی مرتبہ آفسٹ پرنٹنگ پر تیار کرواکر شائع کروایا،** جو برِّ صغیر پاک و ہند کا پہلا نسخہ تھا جو آفسٹ سسٹم کے تحت چھپا اور اس کی ایک دنیا نے تعریف کی۔ پاکستان بننے کے بعد اسے **حکومتِ پاکستان کا نمائندہ نسخہ قرار دے دیا گیا۔**

1953ء میں اپنی سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد انجمن نے آپ کو اعزازی چیئرمین تالیف و طبع کمیٹی مقرر کیا، پھر آپ نے انجمن کا **قرآنی قاعدہ** تیار کیا8 جو قرآنی صوتیات میں عبور حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ آگے چل کر جو **"عکسی تجویدی قرآن"** تیار کیا گیا اس کی بنیاد یہی تجویدی قاعدہ ہی تھا۔ اس کے علاوہ پرائمری اور مڈل سکول کی سولہ سالہ درسی کتب انجمن کی طرف سے تیار کرواکر انہیں بہترین انداز میں طبع کرواکر محکمۂ

تعلیم کو پیش کیں، جن میں سے پندرہ منظور ہو گئیں۔ اور ان کی فروخت سے انجمن کو قابلِ ذکر منافع ہوا۔ 11 اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ برس تک پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سیکریٹری پنجاب ایڈوائزری بورڈ برائے کتب کے عہدے پر رہے۔ اس کے 1936ء میں ڈی پی آئی کے دفتر میں رجسٹرار محکمانہ امتحانات مقرّر ہوئے اور ساڑھے گیارہ برس تک یہاں کام کیا۔ اس کے بعد آپ کو انسپکٹر ٹریننگ انسٹی ٹیوشنز لگا دیا گیا، اس عہدے پر آپ نے اڑھائی برس کام کیا۔

1951ء میں سیکریٹری اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ کا عہدہ سنبھالا اور بوجوہ 1952ء میں چھوڑ دیا۔ 1956ء میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ایم۔ افضل حسین نے انہیں خط کے ذریعے مطلع کیا کہ چانسلر کمیٹی نے آپ کو آفیسر انچارج پنجاب یونیورسٹی پریس بنانا منظور کر لیا ہے (جس کے لئے آپ نے کچھ عرصہ پہلے دوبارہ درخواست دی تھی)۔ 26 نومبر 1957ء کو آپ نے آفیسر انچارج پنجاب یونیورسٹی پریس کا چارج سنبھالا۔ 1959ء میں آپ کو اس عہدے سے ہٹا کر ورکس مینجر لگا دیا گیا۔ اور 1962ء میں آپ کو پبلیکیشن آفیسر بنا دیا گیا۔ جب یونیورسٹی نے پبلیکیشن آفیسر کی اسامی کو غیر اہم قرار دے دیا تو پروفیسر صاحب اس عہدے سے الگ ہو کر 19 جون 1963ء کو گھر آ گئے۔ اس کے بعد آپ نے باقی زندگی کوئی ملازمت نہ کی، نہ اعزازی اور نہ ہی تنخواہ پر۔ 12

## تصنیفی خدمات

تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے عربی زبان کی خدمت کو اپنا شعار بنایا، نہ صرف اس کو ذوق شوق سے پڑھا، بلکہ اس کی تدریس کو آسان بنانے کے لئے اور طلبہ میں اس کو پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے آپ نے کئی درسی کتب مرتّب کیں۔ جن کے عمدہ اور دلچسپ انتخاب نے اور آخر میں لائے گئے مشقی سوالات کی سہولت اور جامعیت نے انہیں انتہائی مقبول بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کم و بیش چالیس برس تک نصابی کتب کی حیثیت سے سکولوں میں رائج رہیں۔

1926ء میں میٹرک کے طلبہ کے لئے "مرقاۃ الأدب" لکھی۔ جسے عطر چند کپور اینڈ سنز انار کلی لاہور نے شائع کیا۔
1926ء میں ہی مولوی محمد بشیر کے ساتھ مل کر "دروس العربیۃ" تیار کی۔ جسے مکتبہ حجازیہ لاہور نے شائع کیا۔
1928ء میں میٹرک کے طلبہ کے لئے ہی ایک دوسری کتاب "باکورۃ الأدب" لکھی۔ جسے مکتبہ حجازیہ لاہور نے شائع کیا۔
1930ء میں آپ نے "درجات الأدب" دو حصّے لکھی۔ پہلا حصّہ جماعت ہفتم کے لئے اور دوسرا حصّہ ہشتم کے لئے۔ یہ بھی مکتبہ حجازیہ لاہور نے چھاپی۔
1934ء میں میٹرک کے طلبہ کے لئے عربی نصاب کی کتاب "دروس الأدب" دو جلدوں میں لکھی۔ یہ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے شائع کی۔
1949ء میں منتخباتِ اردو دو حصّوں میں تیار کی۔ جسے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا۔

## خدمتِ قرآن

خدمتِ قرآن کا جذبہ پروفیسر صاحب کے خاندان میں کم و بیش دو سو سال سے کسی نہ کسی رنگ میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ آپ کے پردادا حافظ قائم الدین عرف ولی اللہ کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ کے محلّہ میانہ پورہ میں آ کر آباد ہوئے، یہیں شادی کی، اور یہیں قرآن و حدیث کے درس کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کے بیٹے عبد اللہ نے نہ صرف قرآنِ مجید حفظ کیا بلکہ اپنے ہاتھ سے کاغذ بنایا اور خود قلم اور روشنائی بنا کر ایک خوبصورت قلمی نسخہ تیار کیا اور اپنی والدہ کو تلاوت کے لئے پیش کیا۔ ان کے بیٹے جناب احمد علی نے قرآن حفظ کیا۔ اور منشی غلام قادر فصیح نے اپنے والد کے علمی و دینی ذوق کو اس آگے بڑھایا کہ نہ صرف ادب اور صحافت میں نام پیدا کیا بلکہ قرآنِ مجید کی طباعت کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ سورۃ فاتحہ اور آخری چار سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر چھاپی اور اس کے ساتھ پہلے پارے کو اردو، فارسی اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ چھاپا۔ غالباً پھر عمر نے مہلت نہ دی کہ اس مقدّس کام کو آگے بڑھا سکیں۔ 13 اسی

خاندانی جذبے کے تحت پروفیسر صاحب نے قرآنِ مجید کی زبان کے ساتھ قرآنِ مجید کی خدمت بھی ایسی جان توڑ کر کی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کام میں سرخرو فرمایا۔ قرآنِ مجید سے تعلق آپ کے خاندان میں آگے بھی چلا، اگرچہ اس پایہ کا کام کسی نے نہ کیا جیسی محنت آپ نے کی تھی۔ ظفر اقبال صاحب کے بیٹے ڈاکٹر نعیم اقبال نے قرآن حفظ کیا، اور پوتے ابو ریحان زبد الرحمن نے حفظ کر کے دس سال کی عمر میں ہی تراویح پڑھانا شروع کر دی۔ اور آپ کی پوتی عروبہ سعید نے بھی قرآنِ مجید حفظ کیا۔ اور پھر 1996ء میں ادارہ علومِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی سے "پروفیسر ظفر اقبال صاحب کی حیات وخدمات" کی تیاری کو موضوع بنا کر اس پر ایم اے کا مقالہ لکھا۔ اسی مقالہ سے ہم نے پروفیسر صاحب کی زندگی کے حوالے سے معلومات حاصل کیں ہیں۔ اور اب ان کے پوتے ڈاکٹر عمران وحید قریشی جو ایم بی بی ایس ہیں اپنے دادا کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآنِ مجید کا سلیس اردو لفظی ترجمہ تیار کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ روزانہ کی بنیاد پر واٹس ایپ پر درس قرآن اس خاص طریقے سے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت پروفیسر صاحب اور ان کے کی قرآنی خدمات کو اپنی رضا و رحمت سے قبول فرمائیں اور امّت کے لئے نافع بنائیں۔ آمین

# عکسی تجویدی قرآنِ مجید کا تعارف

یہاں تعارف کے لئے عکسی تجویدی قرآنِ مجید کے پہلے صفحے کا عکس پیش کیا جارہا ہے تاکہ قارئین کو اس نسخہ کو تلاش کرتے اور مطالعہ کرتے وقت آسانی ہو۔

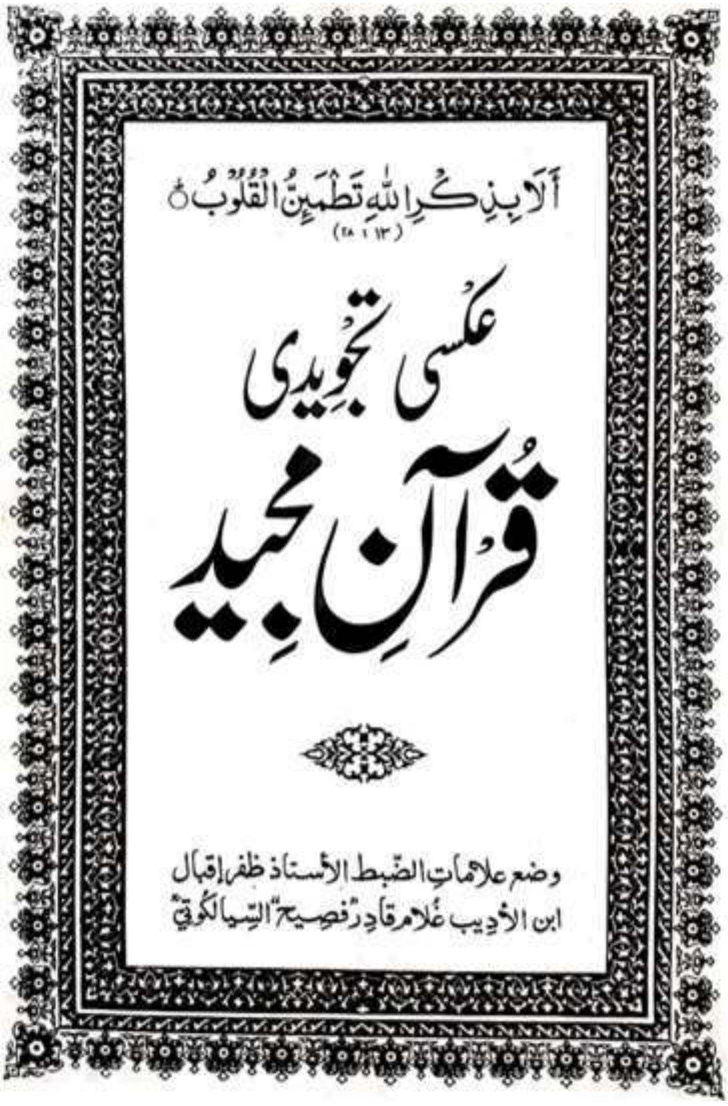


پروفیسر ظفر اقبال صاحب نے یہ قرآن مجید تجویدی نقطہ نگاہ سے طبع کروایا۔ اس نسخۂ قرآن میں بعض وہ علامات بھی شامل کی گئیں جو حکومت مصر نے اپنے نسخۂ قرآن میں استعمال کی ہیں۔ گوکہ یہ علامات اور اصول وضوابط عربی گرامر میں پہلے سے رائج تھے لیکن قرآن مجید کی صحیح قراءت کے لیے قاری کی سہولت کے پیش نظر پروفیسر صاحب نے اس قرآن کی طباعت میں اس کا اہتمام خاص علامتوں کے ساتھ کیا ہے۔ تجویدی نقطہ نظر سے اس قرآن مجید کے نسخے کی منفرد صفات درج ذیل ہیں۔

- اس نسخۂ قرآن میں قرآنی حروف کی حرکات وسکنات صوتیاتی اصولوں کے مطابق تجویز کی گئی ہیں، یعنی ہر آواز کے لیے تجویدی لحاظ سے ایک مخصوص علامت استعمال کی گئی ہے۔
- یہ پہلا نسخۂ قرآن ہے جس میں لام اسم جلالہ کی تفخیم وترقیق کے اظہار کے لئے کھڑے زبر کی دو مختلف شکلیں تجویز کی گئی ہیں۔
- اسی طرح اس نسخۂ قرآن میں ”راء“ کی تفخیم وترقیق کے لئے بھی الگ الگ شکلیں تجویز کی گئی ہیں۔

- اس مصحف میں کسی لفظ کے آخر میں آنے والی "یاء مدّہ" یا "لین" کے نیچے دو نقطے لگائے گئے ہیں جو کہ ہمیں کسی بھی اور پاکستانی یا عربی مصحف میں نہیں ملتے۔
- برِّصغیر پاک وہند، افغانستان، ایران، ترکیّہ اور مشرق بعید کا یہ پہلا نسخہ ہے جس میں متنِ قرآن کی کسی سطر کے اختتام پر "واوٴ عاطفہ" درج نہیں ہے۔

عکسی تجویدی قرآن کی تیاری کے مراحل

پروفیسر ظفر اقبال صاحب شروع ہی سے اردو، عربی، انگریزی اور فارسی زبانوں کا ذوق سلیم رکھتے تھے۔ انگریزی کے معاملے میں تو یہ بات خاص طور پر مشاہدے میں آئی کے "ڈینیل جونز" کی کتاب "English pronouncing dictionary" ہمیشہ ان کے پاس رہی۔ الفاظ کو صحیح بولنے کے ذوق نے ہی ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ قرآن کو ٹھیک ٹھیک پڑھنے کے لیے کوئی تجویدی نسخہ تیار ہونا چاہیے۔ غیر عرب دنیا میں ایسے اہتمام سے چھپنے والا کوئی بھی نسخۂ قرآن ان کے مشاہدے میں نہیں آیا تھا چنانچہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ یہ خیال پختہ ارادہ میں ڈھل گیا۔ پہلے انہوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے ایک قرآنی قاعدہ تیار کیا جس میں one sound one symbol یعنی ایک آواز کیلئے ایک علامت کے اصول کے تحت مختلف قرآنی آوازوں کے لیے کچھ علامات وضع کیں اور پھر اس کے بعد انہی بنیادوں پر عکسی تجویدی قرآن تیار کروایا۔ پروفیسر صاحب نے خود سیارہ ڈائجسٹ والوں کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا: "انجمن کے عکسی قرآن مجید کی کتابت وطباعت کے دوران مجھے محسوس ہوا کہ ہندوستان کے مطبوعہ نسخوں کے حرکات و سکنات اتنے جامع نہیں جتنے عربی ممالک کے نسخے کے ہوتے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالی نے اگر توفیق دی تو ملازمت سے سبکدوش ہو کر اس اہم کام کا بیڑا اٹھاؤں گا۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد جب میں حج کے لیے حجاز گیا اور مسجد نبوی علی صاحبہ التحیۃ والسلام میں کتاب دار کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک بدوی نے اس سے تلاوت کے لیے قرآن مجید مانگا۔ کتاب دار نے تاج کمپنی کا ایک نہایت ہی نفیس اور رنگدار نسخہ اسے دیا۔ اس نے ورق گردانی کے بعد نسخہ اسے واپس کر دیا اور مصری نسخہ طلب کیا۔ میں نے بدوی کی اس قدر ناشناسی کو بہت بری طرح محسوس کیا۔ پھر دوران قیام مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے صحن میں گھومتا پھرتا اور جن حضرات کے پاس عربی ممالک کے نسخے زیر تلاوت ہوتے ان سے وہ نسخے حاصل کر کے ان کی خصوصیات کو ذہن نشین کر لیا کرتا۔"[14]
اپنے اس منصوبے کو آپ نے براہ راست شروع نہ کیا بلکہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اس کے لیے تعارفی طور پر ایک قرآنی قاعدہ تیار کیا جس میں تمام منفرد تجویدی اصطلاحات کو متعارف کروایا جو وہ آئندہ قرآن مجید کی تیاری میں استعمال کرنا چاہتے تھے اور پھر علماء کے تبصرے کے لیے اسے مختلف اصحاب علم کو بھجوایا۔

## علماء کے مشورے

پیرس سے ڈاکٹر حمید اللہ نے جواباً لکھا:

"مجھے افسوس ہے کہ عمر بھر میں مجھے متن قرآن کی خدمت کا موقع نہیں مل سکا۔ میری آرزو ہے کہ آپ مجوزہ نسخۂ قرآن میں اس قاعدے کی ہدایات کو بطور دیباچہ درج کر دیں اور اس کا انگریزی ترجمہ مجھے بھیج دیں تا کہ میں اس دیباچے کو فرانسیسی اور جرمن زبان میں منتقل کر سکوں۔ یہاں پیرس میں پانچ لاکھ الجزائری مسلمان آباد ہیں جنہیں قرآن مجید کا صحیح نسخہ میسر نہیں ہے۔"

سید سلیمان ندوی نے جواباً فرمایا:

"انجمن حمایت اسلام کے لیے آپ نے جو عکسی قرآن پاک چھپوایا تھا وہ آپ کی سعی مشکور تھی۔ اب آپ دوبارہ اسے چھاپنے کا اہتمام فرمانا چاہتے ہیں وہ بھی ان شاء اللہ قبول ہو گی۔ میں آپ کا سوال کہ 'حرکات و سکنات صوتیاتی نقطہ نگاہ سے مکمل ترین ہوں' سمجھ نہ سکا۔

حرکات وسکنات کا اہتمام تو یہی ہے کہ ہر حرکت وسکون اپنے حرف پر ہو جس میں التباس نہ ہو اور اس کے لیے ہر لفظ کے لکھنے میں بھی اس کا خیال رکھا جائے کہ وہ اس طرح لکھا جائے کہ ہر لفظ کی حرکت اسی کے محاذ میں ہو۔ ہندوستان کے مشہور قاری، قاری عبدالمالک صاحب آجکل دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار حیدرآباد سندھ میں ہیں، آپ ان سے بھی مشورہ چاہیں۔ ۲۶ مارچ کو حاضری ہوگی۔ آپ اپنی یادداشت بھیج دیں۔14

**سلیمان ندوی**

**۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء**

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے آپ کے استفسار کے جواب میں لکھا:

میں نے آپ کی یادداشت کو پورے غور سے دیکھا ہے۔ میری رائے میں آپ کی تمام تجاویز بہت صائب ہیں۔ اس نظم وضبط اور طریق ضبط حرکات سے ان شاءاللہ لوگوں کو قرآن مجید صحیح طریق پر پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو سکے گی۔ لیکن ان ہدایات کے مطابق صحیح لکھنے اور صحیح لکھوانے والے کو بڑی دیدہ ریزی سے کام لینا ہوگا۔ خدا کرے کہ آپ اس میں کامیاب ہو جائیں۔ نمبر ۱۲ میں آپ نے جو لکھا ہے اس کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ ہندوستان و پاکستان میں جس طریقے سے لوگ مانوس ہو چکے ہیں اسے برقرار رکھنا چاہیے۔ مصری طریقے کو رائج نہ کیا جائے تو بہتر ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ ابھی قرآن مجید ٹائپ میں پڑھنے کے عادی نہیں۔ بعض الہامات کو ٹائپ میں ٹھیک لگانا دشوار ہوگا۔ ان زحمتوں سے بچنے کی ترکیب یہی نظر آتی ہے کہ پاکستان میں کسی اچھے کاتب کو تلاش کر کے یہی اس سے کام لیا جائے۔ مصر میں طباعت اور قیام کے مصارف کا مجھے کوئی اندازہ نہیں، آپ مولانا مسعود عالم صاحب سے مشورہ فرمائیں۔ ان کا پتہ یہ ہے۔ دارالعروبہ گوجرانوالہ۔ کراچی میں مصر کے سفیر آجکل عبدالوہاب پاشا ہیں۔ بہت اچھا علمی ذوق رکھتے ہیں اور آپ کی اس تجویز سے انہیں یقیناً دلچسپی ہوگی۔ آپ ان سے بھی مشورہ لے لیں امید ہے کہ وہ بہتر رائے دیں گے۔

**خاکسار ابوالاعلیٰ**

پروفیسر صاحب نے مولانا مودودی صاحب کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے عبدالوہاب عزام کو اپنے عزائم سے آگاہ کرتے ہوئے مشورہ طلب کیا کہ آیا مصر میں خط نسخ کا کوئی اچھا خطاط مل سکتا ہے کہ یہ کام میں وہاں جا کر اس سے کروالوں؟ اس کے جواب میں جناب عبدالوہاب عزام نے تحریر فرمایا: یہ مقصد تو وہاں جا کر ہی حل ہو سکتا ہے۔ اگر آپ وہاں جانے کا ارادہ فرمالیں تو بعض بڑے بڑے لکھنے والوں سے میں آپ کا تعارف کروا سکتا ہوں۔ آپ کے مجوزہ قرآن مجید میں اعراب لگانے کا نظام بہت دلچسپ ہے۔ میں آپ کا خط مصر لے جاؤں گا اور وہاں ماہرین سے اس پر بحث کروں گا۔ اور واپسی پر آپ کو مطلع کروں گا۔ دعا ہے کہ آپ کا یہ قابل قدر منصوبہ جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے۔[15]

**عبدالوہاب عزام**

پروفیسر مولانا محمد بشیر صدیقی نے لکھا:

قرآن حکیم کی حرکات وسکنات کے متعلق جو تین سلیپیں slaps آپ نے مولانا ابراہیم میر صاحب کی خدمت میں ارسال کی تھیں وہ مولوی صاحب نے مجھے بھیج دی تھیں۔ میں نے ان کا بغور مطالعہ کیا۔ کیا اب ایسا نہیں ہو سکتا کہ قرآنی رسم الخط کو موجودہ رسم الخط سے تبدیل کر کے قرآن خوانی کو آسان بنا دیا جائے۔ میرا خیال ناقص یہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایڈیشن ایسا بھی ہونا چاہیے جس میں موجودہ رسم الخط اختیار کیا جائے۔ اس سے عوام کو قرآن پڑھنے میں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی۔ ہمارے علماء تو اسے بدعت وناجائز کہیں گے لیکن جب مختلف زبانوں میں ترجمے کی بدعت کو اختیار کر لیا گیا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔

علماء کرام سے مناسب مشوروں اور ان کی طرف سے حوصلہ افزائی حاصل ہو جانے کے بعد پروفیسر صاحب نے عملی اقدام کا عزم کر لیا اور اس سلسلے میں پیش رفت شروع کر دی۔ آپ نے اپنے اس مجوزہ قرآن مجید کی کتابت کے لیے پھر اپنے پرانے رفیق منشی محمد قاسم لدھیانوی[16] کے گھر کا رخ کیا اور اس کے لیے ان کے بیٹے جناب منشی محمد شریف کا انتخاب کیا؛ جنھوں نے بڑی دلجمعی اور شوق سے اس کی کتابت شروع کی۔ پروفیسر صاحب نے حکومت مصر کے ایک قرآن مجید کو مبیضہ کے طور پر استعمال کیا۔ اس کی جلد الگ کر کے علیحدہ علیحدہ صفحات لیتے اور ان پر اپنے وضع کردہ طریقے کے مطابق علامات اعراب سرخ روشنائی میں لگا کر خوش نویس کو بھیج دیتے[17] جو معمول کے مطابق لکھ کر انہیں بھیج دیتا۔ یہ لکھائی آرٹ پیپر پر تیار شدہ مسطر پر ہوئی جس کے اوپر اغلاط کی نشاندہی کے لیے بٹر پیپر لگا ہوتا۔ اسی بٹر پیپر سے پڑھ کر کاتب اپنی کتابت درست کر لیتا تھا۔ قرآن مجید کی کتابت مکمل ہونے تک اس بٹر پیپر پر رنگارنگ روشنائیوں سے اتنی دفعہ اغلاط کی نشاندہی ہو چکی تھی کہ پھر انہیں اتار کر نئے بٹر پیپر لگا دیے گیے۔[18] اس کے علاوہ انہوں نے قریبا 6"x4" کی سلپیں بنوائیں جن پر تصحیح اوراق قرآن مجید جلی حروف میں لکھوا کر چھپوا رکھا تھا۔ اس پر اغلاط لگا کر اور صفحہ وسطر کا نمبر لکھ کر کاتب کو بھیجا جاتا۔ یہ سلسلہ تیس پاروں کے دوران مسلسل جاری رہا۔

## طباعت کا مرحلہ

جب عکسی تجویدی قرآن مجید کی طباعت کا مرحلہ آیا تو پروفیسر صاحب نے ایک خط تیار کر کے اس کی کاپیاں لاہور شہر کے بڑے پرنٹروں مثلا فیروز سنز، نوائے وقت، پبلیکیشنز اور رین پرنٹنگ پریس وغیرہ کو بھیجیں جس میں ان سے استفسار کیا کہ اگر ہزار صفحے کے قرآن مجید کا ٹیکسٹ اور اس کے بالمقابل ہزار صفحے پر اس کا انگریزی ترجمہ چھاپنا ہو تو دس ہزار بیس ہزار اور چالیس ہزار نسخوں کی کمپوزنگ پرنٹنگ اور فولڈنگ کا کیا خرچ آئے گا۔ اس میں یہ بھی درج ہے کہ قرآن مجید درآمد شدہ بائبل پیپر پر چھاپا جائے گا جس کا بندوبست راقم خود کرے گا۔ ان خطوط کے جوابات ان کی فائل میں تفصیلی اخراجات کے تخمینے کے ساتھ موجود ہیں جبکہ ایک یورپی پرنٹر کا تخمینہ بھی موجود ہے لیکن بعد کے واقعات بتاتے ہیں کہ یہ طباعت کا کام ان اداروں میں سے کسی سے بھی نہ کروایا گیا۔ ملک سے باہر قرآن مجید کی پانچ ہزار کاپیاں چھپوانے کے لیے پروفیسر صاحب نے حکومت پاکستان سے زرمبادلہ منظور کروا رکھا تھا اور اس سلسلے میں ہالینڈ کی ایک پبلشنگ کمپنی سے معاملات اس حد تک بڑھ چکے تھے کہ انہوں نے ڈمی بنا کر بھی بھیج دیں تھیں لیکن ان سے بھی معاملہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ 19 جن دنوں پروفیسر صاحب قرآن مجید کی طباعت کے لیے سرگرداں تھے ان دنوں ان تک یہ بات پہنچی کہ بعض قرآن مجید چھاپنے والے ادارے یہ سازش کر رہے ہیں کہ پروفیسر صاحب سے قرآن مجید کا تیار متن کسی بھی قیمت پر خرید لیا جائے اور اسے چھاپنے کی بجائے غائب کر دیا جائے تو یہ قرآن مجید مارکیٹ میں آ کر ان کی طبع کردہ قرآن مجید کی فروخت پر اثر انداز نہ ہو پائے۔ اس افواہ سے آپ محتاط ہو گیے اور کسی بھی ایسے ادارے سے قرآن چھپوانے کے لیے تیار نہ ہوئے جس کے ارادے مشکوک معلوم ہوئے۔ 20

## پنجابی ادبی اکیڈمی کی دلچسپی

قرآن مجید کو مکمل طور پر چھاپنے سے پہلے آپ نے یہ ارادہ کیا کہ پہلے چار پارے اور تیسواں پارہ قرآنی قاعدے کے ساتھ ملا کر اکٹھے چھاپے جائیں اور انہیں عوام میں متعارف کروایا جائے۔ آپ کے شاگرد خاص جناب ڈاکٹر محمد باقر نے ان دنوں پنجابی ادبی اکیڈمی قائم کر رکھی تھی۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پارے پنجابی ادبی اکیڈمی کے تحت چھاپنے کا معاملہ طے پا گیا اور یہ منصوبہ ۱۹۶۶ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ جلد ہی ان کی فروخت شروع ہو گئی۔ قیمت نہایت ارزاں رکھی گئی جس سے ان پاروں کی ترویج پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد، چاروں صوبوں میں شروع ہو گئی۔ ابتدائی مرحلے کو کامیابی سے ہمکنار ہوتے دیکھ کر پروفیسر صاحب نے ڈاکٹر باقر کو مشورہ دیا کہ پنجابی ادبی اکیڈمی اس قرآن کو ہالینڈ سے چھپانے کا بندوبست کرے اور اس سلسلے میں انہیں مطلع کیا کہ وہ حکومت پاکستان سے پانچ ہزار کاپیاں چھپوانے کے لیے زرمبادلہ منظور کروا چکے ہیں اور ایک ڈچ کمپنی سے طباعت کے معاملات بھی طے ہو چکے ہیں لیکن

اکیڈمی بوجوہ آپ کے عزائم کے ساتھ نہ چل سکی۔ اس کے بعد آپ نے انجمن حمایت اسلام کی طرف رجوع کیا۔ انجمن سے تمام معاملات خوش اسلوبی سے طے ہوگئے لیکن آخر میں آکرا انجمن نے بھی اس ذمہ داری کو اٹھانے سے معذوری ظاہر کر دی اور طباعت کا معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا۔ البتہ پارے اور قرآنی قاعدے کی طباعت واشاعت کو انجمن نے اپنے ذمے لے لیا۔21

## پیکیجز سے رابطہ

پروفیسر صاحب اپنی اس محنت شاقہ کے شاہکار کو خوبصورت ترین انداز میں چھپا ہوا دیکھنا چاہتے تھے لیکن حالات ان کی گرفت میں نہیں آرہے تھے۔ انہوں نے پھر اسے ملک سے باہر چھپوانے کی طرف توجہ مرکوز کر دی اور اس سلسلے میں از سر نو کاروائی شروع کر دی۔ اسی دوران ان کے ایک شاگرد ملک عبد الجبار رجسٹرار اکاؤنٹ نے انہیں پیکیجز کی طرف متوجہ کیا جہاں وہ خود ملازم تھے۔ پروفیسر صاحب نے ان کی مشینیں دیکھیں تو وہ متاثر ہوئے کیونکہ وہ بہت بڑی بڑی مشینیں تھیں۔ چنانچہ آپ نے اسی ذریعے کو اپنانے کا ارادہ کر لیا اور پیکیجز کے مینجنگ ڈائریکٹر سید بابر علی سے رابطہ کیا۔ انہوں نے خوشی سے اس بابرکت کام کو سرانجام دینے پر رضامندی کا اظہار کر دیا اور اس قرآن مجید کی طباعت کا بیڑا اٹھالیا۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو پروفیسر صاحب نے قرآن مجید کا ہر لحاظ سے تیار متن ضروری کاروائی کے بعد آرٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ ضروری تیاری کے بعد اس کی طباعت شروع ہوگئی اور اس کی طبع اول رجب المرجب ۱۳۹۱ھ یعنی قریباً اواخر ۱۹۷۱ء میں چھپ کر لوگوں کے ہاتھ میں آگئی۔22 والحمدللہ الذي باسمہ تتم الصالحات۔

## عکسی تجویدی قرآن کی انفرادیت

پروفیسر ظفر اقبال صاحب نے یہ قرآن مجید تجویدی نقطہ نگاہ سے طبع کروایا اور اس میں قرآنی حروف کی حرکات وسکنات صوتیاتی اصولوں کے مطابق تجویز کیں، یعنی ہر آواز کے لیے ایک مخصوص علامت استعمال کی گئی۔ بعض وہ علامات بھی شامل کی گئیں جو حکومت مصر نے اپنے نسخۂ قرآن میں استعمال کی ہیں۔ گو کہ یہ علامات اور اصول وضوابط عربی گرامر میں پہلے سے رائج تھے لیکن قرآن مجید کی صحیح قراءت کے لیے قاری کی سہولت کے پیش نظر پروفیسر صاحب نے اس قرآن کی طباعت میں اس کا اہتمام خاص علامتوں کے ساتھ کیا ہے۔ تجویدی نقطہ نظر سے اس قرآن مجید کے نسخے کی منفرد صفات درج ذیل ہیں۔ یہ پہلا نسخۂ قرآن ہے جس کے اردو مقدمے کی نہایت ہی سلیس عبارت میں اعضائے صوت، مخارج حروف، حرکات وسکنات، علامات ضبط اور رسم الخط قرآنی کی مناسب تشریح درج کرنے کے علاوہ اعضائے صوت، سانس لیتے اور آواز نکالتے وقت اوتار الصوت کے موقف اور بالائی وزیریں جبڑوں کے دانتوں کی توضیحات شامل کر دی گئی ہیں۔ اس نسخۂ قرآن کی انفرادیت اس کی علامات ضبط اور رموز او قاف ہیں جن کا مختصر اور جامع تعارف درج ذیل ہے۔

- **تفخیم وترقیق لام اسم جلالہ**

اللہ اور اللّٰھم کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو اس کے مشدد "لام" کو تفخیم سے یعنی منہ بھر کر پُر پڑھتے ہیں جبکہ ماقبل مکسور ہو تو مشدد لام کو ترقیق سے یعنی باریک پڑھتے ہیں۔ اس لیے اللہ اور اللّٰھم کے مشدد لام کی تفخیم کو ظاہر کرنے کے لیے کھڑے زبر کو شد کے اوپر فلیگ (جھنڈے) کی طرح بنایا گیا ہے۔ ترقیق کی صورت میں اسے سیدھا رہنے دیا گیا ہے ۔

- **تفخیم وترقیق راء**

راء کی تفخیم وترقیق کے اظہار کے لیے رکی دو مختلف شکلیں اختیار کی گئی ہیں۔

- **اظہار قلقلہ**

یعنی تلفظ ادا کرتے ہوئے مخرج میں جنبش کیلئے ساکن حروف قلقلہ کے جزمے کو اردو کے چھوٹے آٹھ (۸) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

- باء سے پہلے ساکن "م" کے اخفاء کی طرف متوجہ کرنے کیلیے ساکن میم پر جزمہ آٹھ کی صورت کو تھوڑا گول کر کے ڈالا گیا ہے۔
- ساکن نون کے جزمہ کو اظہار و اخفاء کے فرق کے ساتھ لکھا گیا ہے۔
- عام ساکن اور تنوین کے ملفوظی ساکن نون کے قلب یا اقلاب کو ظاہر کرنے کے لیے ساکن نون اور تنوین کے دو زبر دو زیر اور دو پیش بھی تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔
- تنوین ملفوظی ساکن نون کے ادغام تام کو ظاہر کرنے کے لیے تنوین کے دوسرے زبر دوسرے زیر اور دوسرے پیش کو ہلکی سی لکیر سے کاٹ دیا گیا ہے۔
- ادغام ناقص کے اظہار کے لیے ساکن نون، تنوین کے ملفوظی ساکن نون اور ساکن طاء کی علامت سکون کو ظاہر کرنے کے لئے اردو کے آٹھ کو الٹا کر کے تھوڑا گول لگایا گیا ہے۔

- **اتصال تنوین وحرف ساکن**

عربی میں ساکن حرف کو متحرک کرنا ہو تو اسے عموماً کسرہ سے متحرک کیا جاتا ہے۔ تنوین کا ملفوظی نون بھی ساکن ہی ہوتا ہے۔ اس لیے اگر تنوین کے بعد ساکن حرف آجائے تو ساکن حرف سے ملانے کی خاطر تنوین کے ملفوظی ساکن نون کو مکسور کر دیا جاتا ہے۔ قراءت کی سہولت کی خاطر تنوین کے دو زبر دو زیر اور دو پیش لکھنے کی بجائے ایک ہی زبر ایک ہی زیر اور ایک ہی پیش درج کر کے اس کے محاذ میں چھوٹا سا مکسور نون لکھ دیا گیا ہے تاکہ واضح رہے کہ مکسور نون کی یہ آواز تنوین ہی میں سے پیدا ہوئی ہے۔

- **زائد اَلف:** اس میں دو صورتیں ہیں۔

1. جن اَلفات کا تلفظ وقف اور وصل کسی بھی صورت میں ادا نہیں کیا جاتا اس اَلف پر گول دائرہ لگایا گیا ہے۔
2. جن اَلفات کا تلفظ حالت وصل میں نہیں ہو گا صرف حالت وقف میں ہو گا اس الف پر بیضوی دائرہ لگایا گیا ہے۔

ضبط کی ان تمام مثالوں کے لئے ذیل کا خاکہ غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

# علاماتِ ضبط

١ — تفخیمِ لامِ اِسمِ جلالہ : "لله" (أَللّٰهُ) ؛ ترقیقِ لامِ اِسمِ جلالہ : "لله" (لِلّٰهِ) -

٢ — تفخیمِ رَآء : "رَ" (رُبَمَا) ؛ ترقیقِ رَآء : "رِ" (فِرْعَوْنُ) -

٣ — ساکن حُروفِ قلقلہ : بْ جْ دْ طْ قْ - هَبْ ، يَجْمَعُ ، قَدْ ، نَطْبَعُ ، أَقْرَبُ -

٤ — "ب" سے پہلے ساکن میم کا اِخفاء : مْ (أَمْ بِهِ ، بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ) -

٥ — عام ساکن نُون (نْ) اَور تنوین کے ملفوظی ساکن نُون (ــً ، ــٍ ، ــٌ) کا اِظہار :

(ا) يَنْئَوْنَ ، عَنْهُمْ ، أَنْعَمْتَ ، تَنْحِتُوْنَ ، مِنْ غَيْرِكُمْ ، مَنْ خَافَ -

(ب) رَوْجًا غَيْرَهُ ، بِغٰفِلٍ عَمَّا ، فِتْنَةٌ أَوْ -

٦ — عام ساکن نُون (نْ) اَور تنوین کے ملفوظی ساکن نُون (ــً ، ــٍ ، ــٌ) کا اِخفاء :

(ا) أَنْتَ ، مِنْ ثَمَرِهِ ، أَنْذَرَ ، تَنْزِعُ ، يَنْسِفُ ، يَنْشُرُ ، عِنْدَهُ -

(ب) بَعُوضَةً فَمَا ، عَادٍ فَلَا ، عُمْيٌ فَهُمْ -

٧ — عام ساکن نُون (نْ) اَور تنوین کے ملفوظی ساکن نُون (ــً ، ــٍ ، ــٌ) کا اِقلاب :

(ا) تُنْبِتُ ، كَمَنْ بَآءَ ، أَنْبِئُوْنِي -

(ب) أَبَدًا بِمَا ، كَافِرٍ بِهِ ، كُفْرٌ بِهِ -

٨ — عام ساکن نُون (نّ) ، تنوین کے ملفوظی ساکن نُون (ــً ، ــٍ ، ــٌ) اَور ساکن طَآء (طّ) کا اِدغامِ ناقص :

(ا) مَنْ وُّجِدَ ، مَنْ يَّتَّبِعُ ، لَنْ يَّجْعَلَ -

(ب) خَيْرًا يَّرَهُ ، ذَكَرٍ وَّ أُنْثٰى ، كُلٌّ يَّجْرِيْ -

(ج) أَحَطْتُّ ، بَسَطْتَّ ، فَرَّطْتُّ ، فَرَّطْتُّمْ -

٩ — تنوین کے ملفوظی ساکن نُون کا اِدغامِ تام : (ــً ــٍ ــٌ) :

رِزْقًا لِّلْعِبَادِ ، بِسِقْطٍ لَّهَا ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، خَيْرًا مِّنْهُنَّ ، حِطَّةٌ نَّغْفِرْلَكُمْ -

١٠ — تنوین کے ملفوظی ساکن نُون اَور مابعد کے مُشدّد یا ساکن حرف کا اِتّصال (ــً ــٍ ــٌ) :

شَيْئًا السَّمَآءُ ، مُرِيْبٍ الَّذِيْ ، نُوْحٌ ابْنَهٗ -

١١ — وَصل ووقف ، دونوں حالتوں میں زائد اَلِف : اْ (ثَمُوْدَاْ ، لَنْ نَّدْعُوَاْ) -

١٢ — صِرف حالتِ وَصل میں زائد اَلِف : اْ (أَنَاْ ، لٰكِنَّاْ ، بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَاْ) -

### رموز اوقاف

اس نسخۂ قرآن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن مجید کی بافہم قراءت کے لیے عربی فارسی اور اردو میں رموز اوقاف کی مفید اور مفصل تشریح موجود ہے جس کی تعیین کے لیے "سجاوندی" کے قلمی اور مطبوعہ نسخے اور "مدلّل" اور "منار الھدی فی الوقف والِابتداء" کی تصریحات پیش نظر نہیں ہیں۔ یہ رموز اوقاف وہی ہیں جو انجمن حمایت اسلام کے عکسی قرآن میں لگائے گئے۔

### تصحیح کا اہتمام

کتابت کی تکمیل کے بعد اسے غلطیوں سے پاک رکھنے کے لیے پروفیسر صاحب نے نہ صرف خود اسے ان گنت دفعہ پڑھا بلکہ جو بھی اچھا حافظ قرآن یا قاری نظر آیا اسے محنتانہ دے کر پڑھوایا تاکہ وہ شوق سے اس کام کو سرانجام دے اور بوجھ نہ سمجھے اور نہ اسے بیگار خیال کرے۔ نیز اردو مقدمہ مرزاہادی علی بیگ وامق رامپوری سے بار بار پڑھوایا اور اردو خوانوں کی سہولت کے لیے مسائل تجوید کو نہایت واضح اور سریع الفہم عبارت میں ڈھال دیا گیا۔

### مقدمہ کے تراجم

اس قرآن مجید کو پروفیسر صاحب تمام دنیا میں متعارف کروانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ڈاکٹر باقر سے ایک خط میں اپنے آئندہ عزائم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا: فرانس سے ڈاکٹر حمید اللہ نے لکھا ہے کہ یہاں پانچ لاکھ الجزائری مسلمان ہیں جنہیں قرآن مجید کے مطالعہ کے لیے صحیح متن میسر نہیں اور انہوں نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ اس مجوزہ قرآن مجید کا مقدمہ عربی، فارسی، انڈونیشی، مالائی، انگریزی اور فرانسیسی زبان میں کرنا چاہیے تاکہ جس ملک میں یہ قرآن بھیجا جائے اسی کی زبان میں موجود مقدمہ اس کے ساتھ لگا دیا جائے۔ ایران اور افغانستان میں قرآن مجید کی اچھے پیمانے پر طباعت کا اہتمام نہیں اس لیے یہ نسخہ یہاں بھی بہت مقبول ہو گا۔ پیکجز کے اس قرآن مجید کے مقدمے کے عربی اور فرانسیسی میں تراجم ہو چکے ہیں۔ عربی ترجمہ قاری اظہار احمد تھانوی نے کیا جسے بعد میں پروفیسر حافظ احمد یار صاحب نے درست کیا۔ اس کی نظر ثانی اسلامی یونیورسٹی کے مصری استاد دکتور حسن عبد اللطیف الشافعی نے کی اور مقدمے کی کتابت پیکجز کے خطاط شیر زمان الفائق نے کی۔ عربی مقدمہ کے ساتھ طبع ثالث ۱۴۰۳ھ میں چھپا۔ اس ترجمے کا اہتمام پروفیسر سعید اقبال بن جناب ظفر اقبال نے کیا۔ ترجمہ جب چھپ گیا تو انہیں پروفیسر صاحب کے کاغذات میں تعارفی پمفلٹ کا عربی ترجمہ ملا جو انہوں نے ۱۶ اگست ۱۹۷۲ء کو جناب خلیل احمد حامدی سے کروا کر رکھا ہوا تھا۔ فرانسیسی ترجمہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب سے کروایا گیا جو ۲۱ محرم ۱۳۹۲ھ کو مکمل کر کے پروفیسر صاحب کو بھجوایا گیا تھا۔ لیکن فرانسیسی مقدمے کے ساتھ قرآن کی طباعت کی صورت پیدا نہ ہو سکی۔

### نتائج بحث

انجمن حمایت اسلام کا طباعت کردہ قرآن کریم جس کو آئین پاکستان میں معیاری قرآن سمجھا جاتا ہے اس کی طباعت میں قاری ظفر اقبال سیالکوٹی صاحب کا بہت بڑا کردار ہے۔ عکسی تجویدی قرآن جس میں علاماتِ ضبط کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے ہونا یہ چاہیے تھا کہ پاکستان کے تمام مصاحف میں ان علامات ضبط کا خیال رکھا جاتا نیز اس کے اہتمام کے لیے قرآن بورڈ کو مکمل اختیارات دیئے جاتے۔ عکسی تجویدی قرآن میں قرآنی حروف کی حرکات سکنات کو صوتیاتی اصولوں کے مطابق تجویز کیا گیا ہے۔ یہ پہلا نسخہ قرآن ہے جس میں لفظ اللہ کے لامِ اسم جلالت کی تفخیم وترقیق کے اظہار کے لیے کھڑی زبر کی دو مختلف شکلیں تجویز کی گئی ہیں۔ عکسی تجویدی نسخہ قرآن میں حرف راء کی تفخیم وترقیق کے لیے بھی الگ الگ شکلیں تجویز کی گئی ہیں۔ لہٰذا اگر ان تجاویز پر عمل کرتے ہوئے پروفیسر ظفر اقبال سیالکوٹی صاحب کے عکسی تجویدی قرآن کے مطابق بہت پہلے عمل کیا جاتا تو اب تک اردو دان طبقہ آسانی کے ساتھ قرآن کریم کی قرأت کو سنت کے اصول کے مطابق ادا کرنے کا اہل ہو جاتا۔ وباللہ التوفیق

# حوالہ جات

1۔ البقرہ ۲:۲

2۔ الحاقہ ۶۹: ۴۳

3۔ الواقعہ ۵۶: ۷۹

4۔ الحجر ۱۵: ۹

5۔ البقرہ ۲: ۱۲۹

6۔ المزمل ۴:۷۵

7۔ إحياء علوم الدين" 1 / 274

8۔ جامع ترمذی: رقم الحدیث: 2914

9۔ الجامع الكبير للترمذي، ت شاكر، أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رقم الحدیث 2926

10۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 5027

11. سیارہ ڈائجسٹ، قرآن نمبر، ص ۴۹۸

12۔ مقالہ ایم اے علوم اسلامیہ، سیشن 1996ء، عروبہ سعید، پروفیسر ظفر اقبال کی حیات وخدمات

13۔ مقالہ ایم اے علوم اسلامیہ، سیشن 1996ء، عروبہ سعید، پروفیسر ظفر اقبال کی حیات وخدمات

14۔ مقالہ ایم اے علوم اسلامیہ، سیشن 1996ء، عروبہ سعید، پروفیسر ظفر اقبال کی حیات وخدمات

15. سیارہ ڈائجسٹ، قرآن نمبر، ص ۴۹۸

16۔ عبد الوہاب عزام کے دو خط یعنی ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء اور ۷ جنوری ۱۹۵۳ء سے ماخوذ ہے۔ یہ دونوں خط فوٹو کروا کر ساتھ لگائے جا رہے ہیں۔

17۔ مقالہ ایم اے علوم اسلامیہ، سیشن 1996ء، عروبہ سعید، پروفیسر ظفر اقبال کی حیات وخدمات

18۔ منشی محمد قاسم لدھیانوی جن سے انجمن حمایت اسلام کا قرآن لکھوانا شروع کیا تھا ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے منشی محمد شفیع نے اسے مکمل کیا تھا۔

19۔ مقالہ ایم اے علوم اسلامیہ، سیشن 1996ء، عروبہ سعید، پروفیسر ظفر اقبال کی حیات وخدمات

20۔ مقالہ ایم اے علوم اسلامیہ، سیشن 1996ء، عروبہ سعید، پروفیسر ظفر اقبال کی حیات وخدمات

21۔ تابت مکمل ہونے کے بعد آپ نے یہ مبیضہ جلد کروا کر رکھا ہوا ہے۔ عروبہ سعید

22۔ بروایت ڈاکٹر پروفیسر سعید اقبال (فرزندِ ظفر اقبال)